سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔3۔ایس۔سی۔آر

اسٹیٹ آف منی پور
بنام
ایم ڈی۔ راجودین

28اگست2003

[ڈوریسوامی راجواوراریجیت پاسیات، جسٹسز]

ملازمت کا قانون:

رحم دلانہ تعیناتی ۔سرکاری خدام پر منحصر۔وفات بہ خدمت اسکیم کے تحت تعیناتی ۔10 سالہ بیٹے کو پیچھے چھوڑ کرفوت شدہ ملازم۔اسکیم چار سال بعد عمل میں آ رہی ہے جس میں درخواست دائر کرنے کے لیے وقت کی مدت مقرر کی گئی ہے۔تعیناتی کے لیے درخواست ملازم کی موت کے 17 سال بعد منتقل کی گئی۔اس کے بعد ایک عہدے کی پیشکش کا خط جاری کیا گیا لیکن کوئی تعیناتی نہیں کی گئی۔عدالت عالیہ نے تعیناتی کرنے کی ہدایت کی۔اپیل پر کہا:اس طرح کی تعیناتی ان فوری مشکلات پر قابو پانے کے لیے کی جانے والی رحم دلانہ تعیناتی وں کی وجہ سے، تعیناتی کی درخواست جلد از جلد حالات کے مطابق کی جانی چاہیے۔اسکیم کے تحت براہ راست بھرتی پر بھی پابندی ہے،اس طرح کسی عہدے کی پیشکش کرنے والا خط تعیناتی حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں دیتا ہے۔لہذا عدالت عالیہ کے واحد جج اور ڈویژن بنچ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

جواب دہندہ کا والد خدمت کے دوران وفات پا گئے۔17 سال کے وقفے کے بعد مدعا علیہ نے اس عہدے کے لیے درخواست دی۔دو سال بعد، مدعا علیہ کو گریڈ-IV کے عہدے کی پیشکش کی گئی لیکن اسے مقرر نہیں کیا گیا۔مدعا علیہ نے ایک عرضی درخواست دائر کی۔عدالت عالیہ کے واحد جج نے فیصلہ دیا کہ خط جاری کرنے کے بعد مدعا علیہ کو تاخیر کے نقطہ نظر کی بنیاد پر ڈائی ان ہارنیس اسکیم کے تحت تعیناتی سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اپیل کنندہ ریاست کو مدعا علیہ کو فوری طور پر مقرر کرنے کی ہدایت کی لیکن کوئی تعیناتی نہیں کی گئی۔اس کے بعد اس نے عرضی

درخواست دائر کی۔ڈویژن بنچ نے عدالت عالیہ کے واحد جج کے حکم کو برقرار رکھا۔لہذا موجودہ اپیل۔

اپیل کنندہ ریاست نے دعوی کیا کہ مدعا علیہ نے اپنے والد کی موت کے 17 سال بعد کسی عہدے کے لیے درخواست دی؛ کہ اسکیم میں وہ مدت فراہم کی گئی ہے جس کے اندر درخواست دائر کی جانی ہے؛ اور یہ بھی فراہم کرتا ہے کہ تعیناتی سرکاری محکمہ سے منظوری کے بعد تعیناتی اتھارٹی کے ذریعے کی جائے گی اور چونکہ محکمہ کی طرف سے کوئی منظوری نہیں دی گئی ہے، اس لیے مدعا علیہ کو عہدے کی پیشکش کرنے والا خط اسے کوئی حق نہیں دیتا ہے۔

مدعا علیہ نے دعوی کیا کہ درخواست مقررہ مدت کے اندر دائر کی گئی تھی لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔اور چونکہ مدعا علیہ اپنے والد کی موت کے وقت نابالغ تھا اس لیے اس نے بعد میں نئے سرے سے درخواست دی اور اس لیے ریاست یہ درخواست نہیں لے سکتی کہ اسے فائدہ نہیں دیا جا سکتا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: مدعا علیہ کے والد کا 1984 کے دفتری یادداشت کے عمل میں آنے سے پہلے ہی انتقال ہو گیا۔یادداشت میں ایک مدت مقرر کی گئی ہے۔چونکہ مدعا علیہ کے والد کی موت کے وقت اسکیم خود عمل میں نہیں تھی، اس لیے وقت کی شرط فوری کیس پر سختی سے لاگو نہیں ہوگی۔اس کے تحت راحت کے خواہاں کسی بھی شخص کو کم از کم حکم کی تاریخ سے شروع ہونے والے مقررہ وقت کے اندر منتقل ہونا پڑتا ہے۔بہر حال اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کے لیے اس طرح کی رحم دلانہ تعیناتیوں کو کم سے کم تقاضہ بنایا گیا ہے کہ تعیناتی کی درخواست اتنی ہی تیزی سے کی جائے جتنی حالات کی ضرورت ہے۔یہ اس عدالت کے نوٹس میں نہیں لایا جا سکا کہ آیا 1984 کی اسکیم سے پہلے کوئی اسکیم چل رہی تھی۔1984 کی اسکیم کے نافذ ہونے کے بعد بھی طویل وقفے کے بعد درخواست دائر کی گئی تھی۔چونکہ وفات بہ خدمت اسکیم کے تحت تقرریاں فوری مشکلات پر قابو پانے کے لیے کی جاتی ہیں، اس لیے درخواست دینے میں فوری ضرورت ہوتی ہے۔اگرچہ یہ دعوی کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ 10 سال کا تھا جب اس کے والد کا انتقال ہوا اور اگر اس کے اکثریت حاصل کرنے کے بعد بھی معقول مدت کی اجازت دی جاتی ہے، تو یقیناً پر 17 سال کے بعد تعیناتی کے لیے درخواست میں انتہائی تاخیر کی گئی تھی۔لہذا، اسے تعیناتی لیے پوچھنے کے قانونی حق سے کم کوئی حق نہیں ہے۔یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ وفات بہ خدمت اسکیم کے تحت براہ راست بھرتی پر پابندی تھی کیونکہ یہ اسکیم سرکاری محکمے سے منظوری کے لیے فراہم کی گئی تھی۔لہذا عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے ذریعے

برقرار رکھے گئے واحد جج کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔تاہم، یہ فیصلہ اپیل کنندہ کی راہ میں اس کی صوابدید پر رکاوٹ نہیں بنے گا جو اس کے خط میں موجود احکامات کو مستقبل کے وقت، اگر جائز ہو، قانون کے مطابق نافذ کرے۔[F-D-113،C-A-111،H-G-110]

ریاست ہریانہ اور دیگران بنام رانی دیوی اور ایک اور جے ٹی[1996] 6 ایس سی سی 646؛ لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا بنام آشا رام چندرامبیکر (مسز) اور دیگر[1994] 2ایس سی سی 718؛ امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ اور دیگران [1994] 4ایس سی سی 138؛ محترمہ سشما گوسین اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1989] 4 ایس سی سی 468؛ پھولوتی (محترمہ) بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1991] ضمنی 2 ایس سی سی 689؛ یونین آف انڈیا اور دیگران بنام بھگوان سنگھ،[1995] 6 ایس سی سی 476؛ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری) اور دوسرا بنام پشپیندر کمار اور دیگران [1998] 5ایس سی سی 192 اور اسٹیٹ آف یوپی اور دیگران بنام پارس ناتھ، [1998]2 ایس سی سی 412 کا حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار :2003 کی دیوانی اپیل نمبر 6797۔

2002 کے ڈبلیو اے نمبر 50 میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے 15.3.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے خوائرکپم نوبن سنگھ۔

جواب دہندہ کے لیے ایس کے بھٹاچاریہ اور ایل کے پاونم۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ارجیت پسیات، جے۔اجازت دی گئی۔

امپھال بنچ میں گوہاٹی عدالت عالیہ کے ایک معروف سنگل جج نے مدعا علیہ کو وفات بہ خدمت اسکیم کے تحت تعیناتی کا حقدار پایا، جس کے خیال کی ڈویژن بنچ نے توثیق کی۔ریاست منی پور اپیل میں ہے۔

جہاں تک حقائق کے پہلوؤں کا تعلق ہے، عملی طور پر کوئی تنازعہ نہیں ہے اور اس لیے مختصر طور پر نوٹ کرنے کی ضرورت ہے۔

جواب دہندہ کے والد کی موت 19.7.1980 پر ہارنیس میں ہوئی۔ایک عرضی درخواست (ڈبلیو پی (c) نمبر 1202 / 2001) سال 2001 میں مدعا علیہ کی طرف سے دائر کی گئی تھی جس نے استدعا کی تھی کہ اسے ابتدائی طور پر 15.12.1999 کے بحکم گریڈ-IV کے عہدے کی پیشکش کی گئی تھی؛ لیکن کوئی تعیناتی نہیں کی گئی تھی۔عرضی درخواست متعلقہ حکام کو ڈائی ان ہارنیس اسکیم کے تحت تعیناتی دینے کی ہدایت کے لیے دائر کی گئی تھی۔ریاست نے اس دعوے کی اس بنیاد پر مزاحمت کی کہ نہ صرف دعوے میں تاخیر ہوئی بلکہ تعیناتی وں پر عائد پابندی کے پیش نظر بھی کوئی تعیناتی کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوا۔مزید یہ کہ جاری کیا گیا خط غیر اہم تھا کیونکہ اس اسکیم میں ہی محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات (عملہ ڈویژن) میں حکومت کی رضامندی کے بارے میں ایک واضح شرط تھی۔

عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے پایا کہ 1999 میں خط جاری کرنے کے بعد، مدعا علیہ کی طرف سے دیر سے نقطہ نظر ڈائی ان ہارنیس اسکیم کے تحت تعیناتی سے انکار کرنے کی بنیاد نہیں ہو سکتا اور ریاست کو مدعا علیہ کو فوری طور پر مقرر کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ڈویژن بنچ کے سامنے ریاست کی اپیل کو خارج کرنا پڑا۔

اپیل کی حمایت میں، اپیل کنندہ-ریاست کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ مدعا علیہ کے والد کا 19.7.1980 پر انتقال ہوا۔مدعا علیہ نے 25.7.1997 پر پوسٹ کے لیے درخواست دی۔اسکیم خود وہ مدت فراہم کرتی ہے جس کے اندر درخواست دائر کرنی ہوتی ہے۔15.12.1999 کا خط مدعا علیہ کو کوئی حق نہیں دیتا ہے کیونکہ اسکیم خود فراہم کرتی ہے کہ تعیناتی حکومت منی پور، محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات (عملہ ڈویژن) سے منظوری کے بعد متعلقہ تعیناتی اتھارٹی کے ذریعے کی جائے گی۔تسلیم شدہ طور پر، جب متعلقہ محکمے کی طرف سے کوئی منظوری نہیں دی گئی ہے، صرف خط جاری کرنا کوئی حق فراہم نہیں کرتا ہے، خاص طور پر جب شرط اسکیم میں ہی موجود ہو، اور تقرریوں کے سلسلے میں پابندی عائد تھی۔

جواب میں، مدعا علیہ کے وکیل نے پیش کیا کہ مقررہ وقت کے اندر 1981 میں درخواست دائر کی گئی تھی،

لیکن کوئی جواب نہیں ملا۔ دوسرے متبادل کی تلاش میں مدعا علیہ جو اپنے والد کی موت کے وقت نابالغ تھا، نے نئے سرے سے درخواست دی اور ریاست یہ استدعا نہیں کر سکتی کہ فائدہ میں توسیع نہیں کی جا سکتی۔

حکومت منی پور، محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات (عملہ ڈویژن) نے 2 مئی 1984 کو دفتری یادداشت جاری کیا۔ مذکورہ دفتری یادداشت سرکاری خدام کے بیٹے/ بیٹی/ حقیقی بھائی/ حقیقی بہن/ بیوی/ شوہر کی تعیناتی سے متعلق ہے جو اپنے کنبہ کو ناراض حالات میں چھوڑ کر ملازمت میں مر گئے تھے۔

تسلیم شدہ طور پر، دفتری یادداشت کے عمل میں آنے سے پہلے ہی مدعا علیہ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ یادداشت میں ایک مدت مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ مدعا علیہ کے والد کی موت کے وقت اسکیم خود عمل میں نہیں تھی، اس لیے اسکیم میں فراہم کردہ وقت کی شرط مدعا علیہ کے معاملے پر سختی سے لاگو نہیں ہوگی اور اس کے تحت راحت کے خواہاں کسی بھی شخص کو کم از کم مقررہ وقت کے اندر منتقل ہونا ہوگا۔ حکم کی تاریخ سے شروع ہوتا ہے۔ بہر حال کسی بھی حد تک اس مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے جس کے لیے ایسی تعیناتی وں کو، جو ہمدردی پر مبنی تعیناتی بھی ہیں، کم سے کم تقاضہ بنایا گیا ہے کہ تعیناتی کی درخواست اتنی ہی تیزی سے کی جائے جتنی حالات کی ضرورت ہے۔ یہ ہمارے نوٹس میں نہیں لایا جا سکا کہ آیا اوپر مذکور 1984 کی اسکیم سے پہلے کوئی اسکیم چل رہی تھی۔ چونکہ مذکورہ اسکیم کے تحت تصور کردہ اس نوعیت کی تقرریاں فوری مشکلات پر قابو پانے کے لیے کی جاتی ہیں، اس لیے درخواست دینے میں فوری ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ دعوی کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ اپنے والد کی موت کے وقت نابالغ تھا، لیکن یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1980 میں جب اس کے والد کا انتقال ہوا تو اس کی عمر 10 سال تھی۔ یہاں تک کہ اگر اس کے اکثریت حاصل کرنے کے بعد ایک ذمہ دار مدت بھی لی جاتی ہے، تو یقیناً پر 25.7.1997 پر تعیناتی کے لیے درخواست میں بہت تاخیر کی گئی تھی۔

جیسا کہ ریاست ہریانہ اور دیگران بنام رانی دیوی اور دیگر جے ٹی [1996] ایس سی سی 6466 میں مشاہدہ کیا گیا تھا، اس بات کی نشاندہی کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی کے لیے متعلقہ شخص کا دعوی اس احاطے پر مبنی ہے کہ وہ متوفی ملازم پر منحصر تھا۔ سختی سے اس دعوے کو آئین ہند کے آرٹیکل 14 یا 16 کے ٹچ اسٹون پر برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ تاہم، اس طرح کے دعوے کو ایسے ملازم کے کنبہ میں اچانک پیدا ہونے والے بحران کی بنیاد پر معقول اور جائز سمجھا جاتا ہے جس نے ریاست کی خدمت کی ہے اور خدمت کے دوران اس کی موت ہو جاتی ہے۔ اس لیے حکام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ قواعد و ضوابط مرتب کریں یا ایسے انتظامی احکامات جاری

کریں جو آرٹیکل 14 اور 16 کی آزمائش پر پورا اتر سکیں۔ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی کا دعوی حق کے معاملے کے طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ مرنے والے ملازم کی خدمات کی نوعیت سے قطع نظر ڈائی ان ہارنیس اسکیم کو ہر قسم کے عہدوں پر لاگو نہیں کیا جا سکتا۔ رانی دیوی کے معاملے (سوپرا) میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی سے متعلق اسکیم اگر تمام قسم کے عارضی یا وقتی ملازمین بشمول اپرنٹس کے طور پر کام کرنے والوں تک بڑھا دی جائے تو اسے آئینی بنیادوں پر جائز نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ لائف انشورنس کارپوریشن آف انڈیا بنام آشا رام چندرا امبیکر (مسز) اور ایک اور [1994] 2 ایس سی سی 718 میں، اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ عدالت عالیان اور ایڈمنسٹریٹو ٹریبونلز ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کرنے کے لیے ہمدردغور وفکر کی وجہ سے فائدہ نہیں دے سکتے جب اس کے سلسلے میں بنائے گئے قواعد وضوابط اس طرح کی تقرریوں کا احاطہ نہیں کرتے اور ان پر غور نہیں کرتے ہیں۔ امیش کمار ناگپال بنام ریاست ہریانہ اور دیگران [1994] 4 ایس سی سی 138 میں یہ نوٹ کیا گیا تھا کہ پبلک سروس تعیناتی میں ایک اصول کے طور پر درخواستوں اور میرٹ کی کھلی دعوت کی بنیاد پر سختی سے کیا جا سکتا ہے۔ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی بھرتی کا ایک اور ذریعہ نہیں ہے بلکہ خدمت کے دوران ملازم کی موت کی حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے مذکورہ بالا تقاضے سے مستثنیٰ ہے جس سے اس کے کنبہ کو روزی روٹی کے کسی بھی ذریعہ کے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے۔ ایسے معاملات میں مقصد کنبہ کو اچانک مالی بحران سے نکلنے کے قابل بنانا ہے۔ لیکن ہمدردی کی بنیاد پر اس طرح کی تقرریاں متوفی کے کنبہ کی مالی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد وضوابط یا انتظامی ہدایات کے مطابق کی جانی چاہئیں۔

محترمہ سشما گوسین اور دیگران بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1989] 4 ایس سی سی 468 میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی کے تمام دعووں میں تعیناتی میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ ہمدردی کی بنیاد پر تعیناتی فراہم کرنے کا مقصد کنبہ میں روٹی کمانے والے کی موت کی وجہ سے ہونے والی مشکلات کو کم کرنا ہے۔ اس لیے اس طرح کی تقرریوں کو فوری طور پر فراہم کیا جانا چاہیے تاکہ مصیبت میں مبتلا کنبہ کو چھڑایا جا سکے۔ یہ حقیقت کہ باپ کی موت کے وقت وارڈ نابالغ تھا، اس بات کی کوئی بنیاد نہیں ہے، جب تک کہ اسکیم خود خاص طور پر دوسری صورت میں تصور نہ کرے، یہ بیان کرنے کے لیے کہ جب بھی اس طرح کا نابالغ، بالغ ہوتا ہے ہے تو اسے بغیر کسی وقت کے شعور یا حد کے تعینات کیا جا سکتا ہے۔ مذکورہ نظریہ کو پھولوتی (محترمہ) بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1991] ضمیمہ 2 ایس سی سی 689 اور یونین آف انڈیا اور دیگران بنام بھگوان سنگھ، [1995] 6 ایس سی سی 476 میں دوبارہ دہرایا گیا۔ ڈائریکٹر آف ایجوکیشن (سیکنڈری) اور ایک اور بنام پشپیندر کمار اور دیگران [1998] 5 ایس سی سی 192 میں، یہ مشاہدہ کیا گیا کہ رحم دلانہ تعیناتی کے معاملے میں کسی خاص عہدے کے لیے اصرار نہیں کیا جا سکتا۔ خالصتاً انسانی ہمدردی پر غور کرتے ہوئے اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ جب تک

روزی روٹی کا کوئی ذریعہ فراہم نہیں کیا جاتا تب تک کنبہ دونوں مقاصد کو پورا نہیں کر سکے گا، متوفی کے منحصر افراد میں سے کسی ایک کو تعیناتی دینے کے لیے شقیں کیے گئے ہیں جو تعیناتی کے اہل ہو سکتے ہیں۔ تاہم، اس بات کا خیال رکھا جانا چاہیے کہ رحم دلانہ ملازمت کی بنیاد کے لیے جو کہ جنرل شقیں مستثنی نوعیت کی ہے، ان دوسرے افراد کے حق میں غیر ضروری طور پر مداخلت نہیں کرتی ہے جو اس عہدے کے خلاف تعیناتی کے لیے اہل ہیں جو دستیاب ہوتا، بلکہ اس توضیع لیے جو متوفی ملازم کے انحصار کی رحم دلانہ بنیادوں پر تعیناتی کو قابل بناتی ہے۔ چونکہ یہ نسب شقیں سے مستثنی ہونے کی نوعیت کا ہے، اس لیے یہ اس شق کو تبدیل نہیں کرسکتا جس سے یہ مستثنی ہے اور اس طرح مرکزی شق کے ذریعے دیے گئے حق کو مکمل طور پر چھین کر مرکزی شق کو کالعدم توضیع دے سکتا ہے۔

ریاست یو۔پی اور دیگران بنام پارس ناتھ، [1998] 2 ایس۔سی۔سی 412 میں، یہ قرار دیا گیا تھا کہ سرکاری خادم کے انحصار کرنے والے کو خادمت فراہم کرنے کا مقصد کسی اور کو ترجیح دیتے ہوئے خادمت میں اپنی غیر متوقع موت کی وجہ سے متوفی کے کنبہ کو درپیش مشکلات کو کم کرنا ہے۔ کنبہ کی پریشانی کو کم کرنے کے لیے، اس طرح کی تقرریوں کی اجازت ہمدردی کی بنیاد پر دی جاتی ہے بشرطیکہ اس طرح کی تقرریوں کے لیے قواعد موجود ہوں۔ جب طویل مدت کے بعد درخواست دی جاتی ہے تو ان میں سے کوئی بھی غور و فکر کام نہیں کرسکتا۔ اس معاملے میں بھی تاخیر 17 سال تھی۔

جب مدعا علیہ کے معاملے پر مذکورہ قانونی اصولوں کے پینورما میں غور کیا جاتا ہے، تو ناگزیر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ تعیناتی کا حقدار نہیں تھا۔ 1984 کی اسکیم کے نافذ ہونے کے بعد بھی طویل وقفے کے بعد درخواست دائر کی گئی تھی۔ اس لیے اسے تعیناتی لیے پوچھنے کے قانونی حق سے کم کوئی حق نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کے تعلیم یافتہ سنگل جج نے اپیل کنندہ کو تعیناتی دینے کی ہدایت دینا جائز نہیں تھا۔ یہ بھی ریکارڈ پر ہے کہ وفات بہ خدمت اسکیم کے تحت براہ راست بھرتی پر پابندی تھی جس کا ثبوت 24 جولائی 2001 کے دفتری یادداشت سے ملتا ہے۔ اس اسکیم نے خود محکمہ عملہ اور انتظامی اصلاحات (عملہ ڈویژن) میں حکومت سے منظوری فراہم کی۔

اس لیے ہم فاضل واحد جج اور ڈویژن بینچ کے احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔ اپیل کی اجازت ہے۔ تاہم، یہ فیصلہ اپیل کنندہ کی راہ میں اس کی صوابدید پر رکاوٹ نہیں بنے گا جو قانون کے مطابق، اگر جائز ہو تو، مستقبل کے وقت پر اور اس سے 15 دسمبر 1999 کے احکامات کو نافذ کرے گا۔ اخراجات کو آسان بنایا جاتا ہے۔

این۔جے۔

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document